فکر و نظر--- اسلام آباد　　جلد: ۴۲　　شمارہ: ۳

کتاب : مشاہداتِ حرمین
مصنف : ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی
ناشر : یونیورسل بک ہاؤس، جیل روڈ، علی گڑھ
قیمت : ۳۵ روپے
تبصرہ نگار : ڈاکٹر قمر الہدیٰ فریدی*

حجاج کرام ارکانِ حج کی بجاآوری اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی سعادت حاصل کر کے لوٹتے ہیں تو اپنے ساتھ تبرکات بھی لاتے ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ناظم دینیات اور سنی تھیالوجی کے سابق صدر شعبہ ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی اپنے ساتھ خیموں کے شہر کی متبرک یادیں اور خاکِ پاک طیبہ لائے ہیں۔ شکریہ اُن کا اور سعادت ہماری کہ حج کا ایک اور سفرنامہ ہماری آنکھوں کا نور بنا۔ ماہنامہ تہذیب الاخلاق، علی گڑھ میں یہ سفرنامہ قسط وار شائع ہو کر مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کر چکا ہے اور اب کتابی شکل میں ہم سے ہم کلام ہے۔

دور دراز کے مسافروں سے رودادِ سفر سننے کی روایت پرانی ہے اور حج تو ہر مسلمان کی آرزوؤں کا سفر ہے، اس حکایت لذیذ سے مستفید ہونے کی خواہش کسے نہیں ہوگی۔ عاشقانِ رسول کے لیے یہ فردوس گوش بھی ہے اور معراجِ تصور بھی۔ حج کے سفرناموں کا یہ سب سے بڑا جواز اور روشن پہلو ہے۔ قلم کی ذرا سی جنبش سے ہزاروں مشتاقانِ دید کو اپنے تجربات و مشاہدات میں شریک کر لینا یقیناً قابل تحسین ہے۔ ارضِ پاک میں گزارے ہوئے ایام کی یاد تازہ کر کے مصنف خود بھی آسودہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی سرشار کر دیتا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سفرحج کی روداد بیان کرنا تحدیث نعمت بھی ہے، خدمت دین بھی! اس دینی خدمت میں حصہ لینے والوں کی فہرست طویل ہے۔ تقریباً ہر ملک میں اور ہر زبان میں ایسے خوش نصیب افراد موجود ہیں جنہوں نے اس روحانی تجربے کو لفظوں میں ڈھال کر دیکھنے اور دکھانے کی کوشش کی ہے۔

ہندوستان کے اوّلین حج سفرناموں میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے فارسی سفرنامہ حجاز ''جذب القلوب الٰی دیار المحبوب'' (اُردو ترجمہ: دیار حبیب، مترجم محمد شفیع مراد آبادی)، شاہ ولی اللہ دہلوی کے

قدیم مصنفین کی تصانیف اپنے زمانے میں ذوق و شوق سے پڑھی گئیں اور آج صورت یہ ہے کہ متعدد مشاہیر علماء اور صاحبِ طرز ادیبوں نے اس صنف کو اپنے اظہار کا ذریعہ بنا کر اُردو کے دامن کو مالا مال کر دیا ہے۔

حج کے قدیم سفرناموں میں قلبی واردات سے کہیں زیادہ، حاجیوں کی رہنمائی پر توجہ مرکوز کی جاتی تھی، پھر رفتہ رفتہ خارجی معلومات کے مقابلے میں داخلی کیفیات کو بنیادی اہمیت حاصل ہونے لگی اور ممتاز ادیبوں کے سفرناموں کا ادبی حسن بھی صاحبانِ ذوق کی توجہ کا طالب بنا۔ پیشِ نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور مصنف کے وژن اور شگفتگی بیان کی وجہ سے حج کے موجود سفر ناموں میں ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ ''مشاہداتِ حرمین'' میں جذبے اور فکر کو باہم دگر آمیز کر کے لطف و انبساط کی ایک دنیا بسا دی گئی ہے۔ ڈرامائی اندازِ بیان، خطیبانہ شان، اشعار، تراکیب اور صنائع لفظی و معنوی سے فائدہ اٹھانے کی شعوری کوشش بیان کو حسین تر بنانے میں معاون ثابت ہوئی ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

وقوفِ عرفہ کا منظر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے؛

جبل رحمت کی طرف تھوڑی دور چل کر واپس ہم اپنے خیمہ میں لوٹ آئے، وہاں ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان دو اقامت کے ساتھ ادا ہوئی، مفتی اعظم عبدالعزیز آل شیخ نے خطبہ حج دینا شروع کیا تو جہانِ شوق میں ہلچل سی مچی، نماز شروع ہوئی تو شعور و سرور کی ایک منزل نظر آئی، مگر منزل جاناں ابھی تک دور تھی۔ قربتوں اور دوریوں کا تعلق سنگ در سے نہیں اپنی نظر سے تھا اور نظر کی التجا تھی: ؎

عشق بھی ہو حجاب میں حسن بھی ہو حجاب میں
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر

روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی کیفیت تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''دربار عالی مقام پر پہنچا تو ضبط کے بندھن کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ گئے، جذبات کے متلاطم دریا کو پلکوں کے بند روک نہ پائے، شدت جذبات میں ایسے لمحے اکثر آتے ہیں جب زبان گونگی ہو جاتی ہے، گلے میں گیت گھٹ جاتے ہیں، تب انسان دل کا درد

رہ حیات میں سر چشمہ حیات کے نام　　　　پھٹن کا آبلہ پائی کا تشنگی کا سلام
پناہ گاہ دو عالم کے باب عالی پر　　　　الم نصیب مسلماں کی بے بسی کا سلام

حضور پاک ﷺ کی مدینہ تشریف آوری کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

......''دل نے پوچھا، ابو ایوب انصاریؓ میں وہ کیا خوبی تھی کہ سینکڑوں مال دار اور نادار عقیدت مندوں کی آرزوؤں کی حدوں سے گزر کر آپ یہاں فروکش ہو گئے تھے؟ تاریخ نے جواب دیا، ابو ایوب انصاریؓ تین پشتوں سے آخری نبی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے''۔

حاجیوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا ہے:

......''کون ان کو بتاتا کہ احرام کا مطلب صرف دو چادریں ہیں، ایک زیر ناف دوسری بالائی ناف، باقی سارے کپڑے بکس میں بھرے جاتے ہیں یا بالائے طاق رکھ دیے جاتے ہیں۔ سر سے غرور اور پاؤں سے جوتے بھی اتار دیے جاتے ہیں''

خانہ کعبہ میں حاضری کا منظر بیان کیا ہے:

......''علم کا دعویٰ، عمل کا زعم، مال و جاہ کا نشہ، امتیاز کا فسوں اور افتخار کی خوش خیالی سب کچھ ایسے بکھر رہی تھی جیسے غبارے سے ہوا نکل رہی ہو''

......''حرم کے بڑے پیالے میں حاجی سفید بالائی کی طرح گردش کر رہے تھے''

......''سیاہ پوش کعبہ خاموش تھا مگر اس کے گرد سفید پوش ہجوم گردش کر رہا تھا''

حج سے متعلق بعض تاریخی اور مذہبی معلومات بھی تفصیل سے قلم بند کی گئی ہیں مثلاً وادی مکہ میں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کی آمد، حج کا تاریخی پس منظر، خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کی روایت، مختلف زمانوں میں اس کی الگ الگ صورتیں اور موجودہ دور میں غلافِ کعبہ تیار کرنے والی فیکٹری کسوہ کا بیان، کلیدِ کعبہ، میوزیم، عہد بہ عہد خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی کوششیں وغیرہ۔ المختصر یہ صحیفہ محبت مذہبی اور ادبی دونوں لحاظ سے قابل قدر ہے، کتاب کے آخر میں مختصر رہنمائی حج بھی ہے جو عازمین حج کے لیے بہت مفید ہے۔ کتاب کے آخری صفحہ پر حجۃ الوداع میں رسول پاک ﷺ کے مقاماتِ سفر کا نقشہ بھی ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی منفرد علمی پیشکش

مسلم معاشرہ کی تاسیس و تشکیل

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

صفحات: 234 قیمت: 125.00 روپے

زیر نظر کتاب میں صدر اسلام کے سیاسی، سماجی، معاشی اداروں کی تاسیس و تشکیل کا دور جاہلیت کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے، اور اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اسلام نے انسانی زندگی کے کن کن شعبوں کو متاثر کیا۔ ماضی کے کن عناصر کو حرف غلط کی طرح مٹا ڈالا اور کن عناصر کو مہلت حیات دی۔ بحث کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین میں کس طرح ایک خدا پرستانہ معاشرہ کی داغ بیل ڈالی گئی جو اپنے اصولوں کے بارے میں کسی مصالحت کا روادار نہ تھا۔ اس نے اقدار و تصورات کی نئی دنیا تشکیل دیتے ہوئے انسانی فکر و عمل کے منہاج میں کیا کیا تغیرات پیدا کئے اور دور جاہلیت کے سیاسی، معاشی اور سماجی اداروں سے کہاں کہاں اور کس طرح استفادہ کیا۔

کتاب یہ جاننے میں مدد دیتی ہے کہ مسلم معاشرہ ارتقائی منازل طے کرنے کے سفر میں غیر مسلم معاشروں سے کس حد تک استفادہ کر سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ڈائریکٹر مطبوعات ادارہ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی)
پوسٹ بکس نمبر 1035۔ اسلام آباد 44000 ۔ فون نمبر 254874